بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

ٹیلیگرام الفضل

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۰۹	۸ رجب ۱۳۹۰ھ - ۱۱ تبوک ۱۳۴۹ ہش - ۱۱ ستمبر ۱۹۷۰ء	جلد ۵۹/۲۴

اخبارِ احمدیہ

ایبٹ آباد ۹ تبوک (بذریعہ فون)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بلڈ پریشر میں کمی کے باعث ضعف کی وجہ سے ناساز ہے نیز سر درد کی بھی تکلیف ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

● محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب سابق ایڈیٹر "لائٹ" کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار رہیں۔ آپ جملہ احبابِ جماعت اور بہنوں سے درخواست کرتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

احباب محترم مولانا صاحب موصوف کو بھی اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔

● حسن بصری صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے انڈونیشیا سے اطلاع دی ہے کہ ان کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی والدہ صاحبہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالتِ تعلیم تحریکِ جدید)

اعلانِ تعطیل

۱۱ ستمبر ۱۹۷۰ء کو قائدِ اعظم کی برسی کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۱۲/۹ کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ ایجنٹ صاحبان اور قارئین کرام مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ضروری اعلان

مرزا محمد لطیف صاحب۔ مرزا محمد سلیم صاحب اختر۔ مرزا محمد شفیق صاحب انور پسران مرزا محمد حسین حقانی فتح پور گجرات اور سید داؤد احمد صاحب انور ولد سید محمد یوسف صاحب مرحوم حال راولپنڈی سابق مربیان کے متعلق یہ ثابت ہونے پر کہ وہ سلسلہ کے ساتھ مخلصانہ تعلق نہیں رکھتے انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا گیا تھا اب ان کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ احباب مطلع رہیں۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت میں وہی شریک سمجھنے چاہئیں جو دین کو دُنیا پر مقدم کرتے ہیں

جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے طاقت دیدیتا ہے

"بعض لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں کہ ذرا دُنیا کا کوئی ابتلاء پیش آجاوے تو سارا جوش ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اگر ایسے ہی لوگ ہماری جماعت میں داخل ہوں تو اُن سے کیا فائدہ اور صحابہؓ سے کیا مقابلہ صحابہؓ کی عجیب حالت تھی۔ اُن کے بیوی بچے بھی تھے پھر بھی ہزاروں خدا تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے۔ اگر وہ دین کو دُنیا پر مقدم نہ کر لیتے تو کیونکر ممکن تھا کہ وہ اپنی جانوں کو اس طرح پر خدا کی راہ میں دیدیتے۔ لکھا ہے کہ ایک صحابیؓ کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھیں اور وہ کھا رہا تھا اسے معلوم ہوا کہ دوسرا شہید ہو گیا ہے اس نے اپنے نفس کو سخت ملامت کی کہ تیرا بھائی شہید ہو گیا ہے اور تُو ابھی باقی ہے۔ یہ تھی ان لوگوں کی ایمانی حالت۔

مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دین کے ساتھ دُنیا جمع نہیں ہو سکتی۔ ہاں خدمتگار کے طور پر تو بیشک ہو سکتی ہے لیکن بطور شریک کے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ یہ کبھی نہیں سُنا گیا کہ جس کا تعلق صافی اللہ تعالیٰ سے ہو وہ ٹکڑے مانگتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی اولاد پر بھی رحم کرتا ہے جب یہ حالت ہے تو پھر کیوں ایسی شرطیں لگا کر ضدیں جمع کرتے ہیں۔ ہماری جماعت میں وہی شریک سمجھنے چاہئیں جو بعیت کے موافق دین کو دُنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص اس عہد کی رعایت رکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو طاقت دیدیتا ہے۔

صحابہؓ کی حالت کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ کیسا اللہ تعالیٰ نے ان کو پاک صاف کر دیا۔ حضرت عمرؓ کو دیکھو کہ آخر وہ اسلام میں آکر کیسے تبدیل ہوئے۔ اسی طرح پر ہمیں کیا خبر ہے کہ ہماری جماعت میں وہ کونسے لوگ ہیں جن کے ایمانی قویٰ ویسے ہی نشوونما پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے۔ اگر ایسے لوگ نہ ہوں جن کے قویٰ نشوونما پا کر ایک جماعت قائم کرنے والے ہوں تو پھر سلسلہ چل کیسے سکتا ہے۔ مگر یہ خوب یاد رکھو کہ جس جماعت کا قدم خدا کے لئے نہیں اس سے کیا فائدہ؟ خدا کے لئے قدم رکھنا امر سہل بھی ہے جبکہ خدا تعالیٰ اس پر راضی ہو جاوے اور رُوح القدس سے اس کی تائید کرے۔ یہ باتیں پیدا نہیں ہوتی ہیں جبتک اپنے نفس کی قربانی نہ کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱ ۱۲۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ربوہ کا ماحول ظاہری اور باطنی طور پر ہمیشہ پاکیزہ اور مطہّر رہنا چاہیئے

یہاں پر کوئی ایسا فرد نہیں ہونا چاہیئے جو اپنے بچّوں اور اہل و عیال کی صحیح تربیت سے غافل ہو

میرے دل میں بڑے زور سے یہ خیال پیدا کیا گیا ہے کہ ہمارے پاس ایک بہت عمدہ پریس اور ایک ریڈیو سٹیشن ہونا چاہیئے

بعض بیرونی ممالک ایسے موجود ہیں جہاں پر ریڈیو سٹیشن قائم کرنے پر کوئی قانونی پابندی نہیں ہے

دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری یہ دونوں خواہشیں پُورا کرنے کے سامان مہیّا فرمائے آمین

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ر ماہِ صلح ۱۳۴۹ ہش۔ بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (الانفال آیت ۲۶)

اس کے بعد فرمایا:۔

ایّام جلسہ مہمان نوازی کے ایّام ہیں

اکرامِ ضیف کے ایّام ہیں۔ پھر مہمان بھی وہ جو صرف ہم خدام کے ہی مہمان نہیں بلکہ خدا اور اس کے رسول (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) اور اس رسولؐ کے عظیم روحانی فرزند کے مہمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل سے۔ بڑی رحمت سے اہلِ ربوہ کو یہ توفیق عطا فرماتا ہے کہ وہ ان مہمانوں کی جیسا کہ چاہیئے خدمت کریں اور جیسا کہ چاہیئے اِکرامِ ضیف کریں۔ مہمان نوازی اور اِکرامِ ضیف کے سلسلہ میں جو کچھ ایامِ جلسہ میں ہوتا ہے اس کی مثال دنیا میں ہمیں کہیں نہیں ملتی۔

اتنا بڑا اجتماع

جو شہر کی آبادی سے بھی چھ سات گنا زیادہ ہوتا ہے اور اس لحاظ سے قریباً اوسط یہ بنتی ہے کہ جس گھر کے شِیر خوار بچّوں سمیت سات افراد ہیں۔ بہت سارے گھرانے ایسے ہیں جن میں ان سات افرادِ خانہ کے مقابلہ میں چالیس۔ پچاس اور بعض دفعہ ساٹھ مہمان آجاتے ہیں۔ ایک دفعہ جب مَیں افسر جلسہ سالانہ تھا ایک رپورٹ میرے پاس آئی کہ ایک چھوٹا سا گھر ہے گھر والوں نے صرف ایک کمرہ مہمانوں کے لئے دیا ہے اور پچاس ساٹھ مہمانوں کا کھانا لینے آگئے ہیں حالانکہ اتنے مہمان تو اس کمرہ میں سما ہی نہیں سکتے۔ جب رات کو معائنہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جتنے مہمانوں کا کھانا انہوں نے لیا ہے اس سے زیادہ مہمان اس کمرہ میں سمائے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے ہی ان مہمانوں کے لئے جگہ بناتے ہیں اور ان کے لئے سیری کا سامان پیدا کرتے ہیں اور ان کے آرام کا خیال بھی رکھتے ہیں اور ان کے اعزاز کا ماحول بھی پیدا کرتے ہیں۔ اہلِ ربوہ تو مُفت میں سارا ثواب مہمان نوازی کا لے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور بھی زیادہ رحمتوں کا انہیں وارث بنائے اور اللہ تعالیٰ اور بھی زیادہ خدمتِ ضیف اور اِکرامِ ضیف کی انہیں توفیق عطا کرے۔

ربوہ کا ماحول

جس طرح جلسہ سالانہ کے ایّام میں ظاہری اور باطنی طور پر پاکیزہ اور مطہّر رہنا چاہیئے اسی طرح سال کے دوسرے ایّام میں بھی ہمارے ماحول میں کسی قسم کی گندگی اور ناپاکی داخل نہیں ہونی چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ ربوہ کے مکینوں کی بڑی بھاری اکثریت اس کوشش میں ضرور لگی رہتی ہے کہ ان کا ماحول پاک رہے اور وہ یہ خواہش ضرور رکھتے ہیں کہ جس فضا میں وہ سانس لے رہے ہوں اور جس زمین پر ان کے قدم پڑ رہے ہوں وہ طہارت اور پاکیزگی رکھنے والی اور طہارت اور پاکیزگی اور برکت پہنچانے والی ہو لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ربوہ میں رہنے والوں میں سے بعض ان ذمّہ داریوں کا خیال نہیں رکھتے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر ڈالی ہیں اور جنہیں انہوں نے برضا و رغبت قبول کیا ہے۔ کسی کے لئے یہ ضروری نہ تھا اور نہ اب ضروری ہے کہ وہ ربوہ میں ہی رہائش رکھے لیکن سارے ہی بظاہر اور ان میں سے بڑی بھاری اکثریت حقیقۃً بھی برضا و رغبت اور اس ذمّہ داری کو سمجھتے ہوئے اور اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو کر ربوہ میں رہائش پذیر ہے۔ اہلِ ربوہ نے جو ذمّہ داری برضا و رغبت اپنے اُوپر لی ہے اگر ان میں سے ایک فیصد یا نصف فیصد یا چوتھائی فیصد ایسے گھرانے ہوں جنہیں اپنی ذمہ داریوں کا یا تو علم نہ ہو یا اپنی ذمّہ داریاں نباہنے کی طرف انہیں توجہ نہ ہو تو اس کے نتیجہ میں انہیں یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم اس کو برداشت کرلیں گے۔

جو آیت مَیں نے ابھی پڑھی ہے

اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض عذاب اور ابتلاء اور مصائب اور آفتیں دنیا پر ایسی بھی نازل کی جاتی ہیں کہ ان کی لپیٹ میں صرف ظالم ہی نہیں آتا بلکہ وہ لوگ بھی آجاتے ہیں جن کا بظاہر اس ظلم میں کوئی حصّہ نہیں یعنی صرف ظالم کو وہ آفت یا بلاء یا عذاب نہیں پہنچتا بلکہ دوسرے بھی اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ اصول تو ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی

کوئی جان دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی لیکن چونکہ یہ دنیا دار الابتلاء ہے دار الجزاء نہیں۔ اس آیت میں یہ بیان فرمایا کہ اس ابتلاء اور عذاب میں وہ لوگ بھی شامل ہو جائیں گے۔ یہ ابتلاء اور عذاب ان لوگوں کو بھی پہنچے گا جو ظالم نہیں ہیں اور قرآن کریم کے متعلق یہ اصول یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کی آیات باہم تضاد نہیں رکھتیں۔ لہٰذا ہمیں اس آیت کے ایسے معنی کرنے پڑیں گے جو کسی دوسری آیت سے ٹکراتے نہ ہوں۔ ان کے متضاد نہ ہوں۔ پس یہاں ایک معنی یہ ہوں گے کہ گو ظاہری طور پر وہ لوگ ظلم میں شامل نہیں لیکن باطنی طور پر وہ ظلم میں شامل ہیں اور وہ اس طرح کہ بعض ذمہ داریاں افراد سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ انفرادی ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور بعض ذمہ داریوں کے بہت سے پہلو یا وہ ساری کی ساری اجتماعی رنگ رکھتی ہیں۔ اور جو

اجتماعی ذمّہ داریاں

ہیں اگر وہ گروہ یا وہ خاندان جن کی وہ ذمہ داریاں ہیں بحیثیت مجموعی ان کی طرف متوجہ نہ ہوں اور اس کے نتیجہ میں اس گروہ یا خاندان کے بعض افراد ظالم بن جائیں تو سزا اور عذاب میں سارا خاندان ہی ملوّث ہو جائے گا۔ دنیا کی نگاہ تو یہ دیکھے گی کہ ایک پندرہ سالہ بچے نے چوری کی مگر اللہ تعالیٰ کی نگاہ یہ دیکھتی ہے کہ اس کے ماں اور باپ۔ بہن اور بھائیوں اور خاندان کے دوسرے بڑے رشتہ داروں پر جو یہ فرض تھا کہ وہ اس پندرہ سالہ معصوم بچے کی صحیح تربیت کریں وہ تربیت انہوں نے نہیں کی جس کے نتیجہ میں وہ چور بن گیا۔ پس دنیا کا قانون تو صرف اس بچے کو سزا دے گا مگر اللہ کا قانون اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی صرف اس بچے پر گرفت نہیں کرے گا جس نے چوری کی بلکہ ان پر بھی گرفت کرے گا جن پر اس کی صحیح تربیت کی ذمہ داری تھی لیکن انہوں نے اپنی یہ ذمہ داری ادا نہیں کی اگر وہ لوگ اس کی

صحیح تربیت کی ذمّہ داری

کی طرف کماحقہٗ متوجہ رہتے تو ان کا بچّہ چور نہ بنتا۔ اسی طرح اگر بعض خاندانوں کے بچّوں کو گندی گالیاں دینے کی عادت ہے تو صرف ان بچّوں پر گرفت نہیں کی جائے گی بلکہ ان کے ماں باپ اور دوسرے ذمہ دار رشتہ داروں پر بھی گرفت کی جائے گی جن پر یہ فرض تھا کہ اپنے قول۔ فعل اور نمونہ کے ساتھ ان کی صحیح تربیت کرتے۔ اگر اہل ربوہ میں سے ایک آدھ ایسا نوجوان ہو جو نظام سلسلہ کا وہ احترام نہیں کرتا جو ہر احمدی کو کرنا چاہیئے (اور احمدیوں کی بہت بھاری اکثریت یہ احترام کرتی ہے) تو اس صورت میں اگر اصلاح کی خاطر ربوہ سے باہر بھجوانے کا فیصلہ ہوا تو صرف بچّہ کو ہی نہیں بلکہ اس کے ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کو بھی ربوہ سے باہر جانا ہو گا۔

دو تین سال ہوئے دو ایک نوجوانوں کو ان کی اصلاح کی غرض سے ربوہ سے باہر بھجوایا گیا تو وہ باہر یہ شور مچاتے رہے کہ ہمیں خواہ مخواہ ربوہ سے نکال دیا گیا ہے اور ان کے ماں باپ یہاں شور مچاتے رہے کہ ہمارے بچّوں کو خواہ مخواہ ربوہ سے باہر نکال دیا گیا ہے۔ پس ہم ایسے کمزور ایمان والوں اور بزدلوں سے دو جگہ کیوں شور مچوائیں وہ ایک ہی جگہ شور مچائیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ وہ یہاں رہیں اور اخلاص سے رہیں اور اگر یہاں سے جانا ہو تو سارا خاندان یہاں سے جائے صرف بچّوں کو ہی باہر کیوں بھیجا جائے۔

مَیں تو سمجھتا ہوں کہ یہ بچّے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے بچّے ہیں۔

جو ماں باپ ان کی صحیح تربیت نہیں کرتے

وہ بڑے ہی ظالم ہیں۔ ظاہری آنکھ ان کے ظلم کو نہیں دیکھتی وہ صرف بچّہ کی حرکت کو دیکھتی ہے۔ وہ ایک بچّہ کو کوئی چیز اُٹھاتے دیکھتی ہے۔ وہ اسے آوارہ پھرتے دیکھتی ہے یا کان کسی بچّہ کی زبان سے گندی گالیاں سُن رہے ہیں۔ لیکن ایک مومن کی فراست اور خدائے علام الغیوب کا علم ان ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کے اندر بھی ظلم اور گند دیکھ رہا ہے جن پر اسکی تربیت میں حصّہ لینا فرض تھا اور جن پر اللہ تعالیٰ کی غصّہ کی نگاہ ہو۔ جنہیں اللہ تعالیٰ گندہ اور ظالم پائے ان کو ہم عاجز بندے اصلاحی تدبیر کے بغیر کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے زیادہ تو کوئی بندہ کسی پر رحم نہیں کر سکتا ایک ہی ہستی ہے جس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کی رحمت اس کے غضب سے زیادہ ہے۔ اس کی رحمت نے مخلوق میں سے ہر شئے کا احاطہ کیا ہوُا ہے۔ اسے گھیرے میں لیا ہوُا ہے۔ کسی اَور ہستی کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ پھر جب وہ ہستی جو رحمت محض ہے اور جس نے اپنی رحمت اور پیار کے لئے ہی اپنے بندوں (انسانوں) کو پیدا کیا ہے کسی میں ظلم دیکھتی ہے جب وہ ہستی کسی میں ناپاکی اور گندگی پاتی ہے تو

کسی انسان کا یہ حق نہیں

کہ وہ یہ کہے کہ چونکہ ہماری آنکھ نے صرف اولاد میں گند کو دیکھا تھا اور ان کے ماں باپ کی عدم توجہ کو ہماری آنکھ نہیں دیکھ سکتی تھی۔ ہماری ناقص عقل میں وہ نہیں آسکا تھا۔ ہمارے کمزور علم میں وہ بات نہیں آئی تھی اِس لئے ہم ان پر گرفت نہیں کر سکتے۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض ایسے ابتلاء ہوتے ہیں کہ صرف ظالم ہی ان کی گرفت میں نہیں آتے بلکہ تمہاری نگاہ جن کو ظالم نہیں سمجھتی وہ بھی اس کی گرفت میں آجاتے ہیں اور آنے چاہئیں اسی لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

اِس حدیث میں مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ کے محض یہ معنی نہیں ہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ان پر گرفت کرے گا اور ان سے جواب طلب کریگا کہ تم کیا کرتے ہو بلکہ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ کا یہ مطلب بھی ہے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذمّہ دار قرار دیئے گئے ہیں (مثلاً نظامِ جماعت اور خلیفۂ وقت) وہ بھی اللہ تعالیٰ کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے اور اس کے اس خُلق کو اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے جواب طلبی کریں گے ان کے سامنے بھی تم مسئول ہو اور تم سے جواب طلبی کی جائے گی۔

پہلے ایک آدھ خاندان میں بُرائی ہوتی ہے یا ایک آدھ بُرائی ہوتی ہے اگر ساری قوم یا قصبہ اور شہر کے سارے مکین اس کو دیکھ کر اس سے بیزاری کا اعلان نہ کریں اور نفرت کا مظاہرہ نہ کریں تو آہستہ آہستہ اس بُرائی کی بھیانک اور مکروہ شکل اور اس کی ناپاکی نگاہ سے مخفی ہو جاتی ہے۔ اور پھر اَور لوگ بھی اس میں ملوّث ہو جاتے ہیں۔ پس ربوہ میں

کوئی ایک گھر بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے

جس میں اس قسم کی ناپاکیاں اور بدیاں اور گند پائے جاتے ہوں۔ اور اگر کوئی

ایسا گھرانہ ہؤا تو صرف ان معصوم بچوں کو ہی جن پر آپ نے ظلم کیا ہے ربوہ سے باہر نہیں بھیجا جائے گا بلکہ آپ ظالموں یعنی ماں باپ کو بھی ساتھ ہی یہاں سے روانہ کیا جائے گا۔ اسلئے تم اپنی اور اپنے گھر کی فکر کرو۔ ہم بہرحال ربوہ کی پاکیزگی اور اس کے اچھے نام پر کوئی داغ نہیں لگنے دیں گے۔ انشاء اللہ
جیسا کہ میں نے بتایا ہے

ربوہ میں رہنے والوں کی بڑی بھاری اکثریت

ایسی ہے کہ دنیا کی کوئی چیز اُن کی قیمت نہیں ٹھہر سکتی۔ اگر دنیا کے سارے ہیرے اور جواہر بھی اکٹھے کئے جائیں تو ہمارے ایک آدمی کی ان سے زیادہ قیمت ہے۔ لیکن ایک بدصورت اور بے قیمت پتھر کو ہم ان جواہرات میں شامل نہیں کر سکتے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی وقت ضرورت پڑی تو سارا ربوہ (ظاہری طاقت کا استعمال مراد نہیں) نفرت کا اس رنگ میں اظہار کرے گا کہ پھر ایسے خاندان کو یہاں رہنا مشکل ہو جائے گا۔

احمدی مسلمان ایک عجیب قوم ہے جو اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام کیلئے پیدا کی ہے لیکن جیسا کہ سنّتِ الٰہی ہے

الٰہی سلسلوں کے ساتھ نفاق لگا رہتا ہے

اسی طرح کمزوریٔ ایمان بھی ساتھ لگی ہوئی ہے۔ جہاں تک کمزوری ایمان کا سوال ہے یہ نہ تو بھیانک ہے اور نہ ہمیں اس کی اس لحاظ سے کوئی فکر ہے کہ جماعت میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے گی، گو ہمیں اس لحاظ سے فکر ہے کہ کمزور ایمان والوں کی تربیت ہونی چاہیئے۔ کمزوریٔ ایمان اعتقادی ہو یا عملی صرف اسلئے ہوتی ہے کہ ہم نے ایک شخص کی صحیح تربیت نہیں کی۔ نئے نئے لوگ جو باہر سے آکر جماعت میں شامل ہوتے ہیں یا جو جماعت میں پیدا ہوتے ہیں وہ تربیت کے محتاج ہوتے ہیں۔ اگر ان کی تربیت ہو جائے (اور ضرور ہونی چاہیئے) تو جو حالت زید کی مثلاً احمدیت میں داخل ہونے سے دس سال کے بعد ہوتی ہے وہی حالت آج آنے والوں کی دس سال کے بعد ہو جائے گی۔ نئے آنے والے جو ہمیں کمزور ایمان نظر آتے ہیں دس سال کے بعد ان کے ایمان پختہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ ہر چیز کی پختگی وقت کا مطالبہ کرتی ہے۔ مثلاً اگر ہم نے صحن میں مٹی ڈال کر اس پر اینٹیں لگانی ہوں تو مٹی ڈالنے کے بعد "کوٹائی" کرنی پڑتی ہے یہ نہیں کہ ایک مزدور مٹی ڈالتا جائے اور ساتھ ساتھ ایک معمار فرش لگاتا جائے۔ بعض دفعہ لوگ اس قسم کی غلطی کر جاتے ہیں اسلئے ان کو بعد میں تکلیف اٹھانی پڑتی ہے کیونکہ اینٹیں بیٹھ جاتی ہیں۔ اس فرش کو پختہ شکل کرنے کیلئے اور اسے اس بوجھ کو سنبھالنے کے قابل بنانے کیلئے جو اس پر اینٹوں کا اور چلنے والوں کا پڑنا ہے وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر فوری طور پر آپ نے مُگدر سے "کوٹائی" کر دی تو شاید وہ فرش ایک دن میں پختہ ہو جائے لیکن اگر آپ نے اسے اپنے قدموں یا اپنے خاندان کے لوگوں، مہمانوں اور دوستوں کے قدموں کی "کوٹائی" پر چھوڑا تو پندرہ بیس دن یا ایک مہینہ لگ جائے گا۔ قدموں کے دباؤ کی وجہ سے آہستہ آہستہ مٹی بیٹھ جائے گی۔ یہ ایک چھوٹی سی مثال میں نے دی ہے لیکن ہر چیز اس دنیا میں اپنی پختگی کے لئے وقت کی محتاج ہے اور وہ وقت کا مطالبہ کرتی ہے۔ آم کے درخت کو لے لو وہ ایک وقت کے بعد پھل لاتا ہے۔

ایک احمدی بچّہ

ایک وقت کے بعد اطفال الاحمدیہ سے نکل کر خدام الاحمدیہ میں داخل ہوتا ہے۔ ایک حافظ قرآن جب قرآن کریم حفظ کرنے لگتا ہے تو اسے پہلے چھوٹی چھوٹی سورتیں حفظ کرائی جاتی ہیں (پتہ نہیں اب بھی یہی طریق ہے یا نہیں) اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ تا چھوٹی چھوٹی سورتیں جلدی یاد ہونی شروع ہو جائیں اور پھر بڑی سورتوں کی طرف اسے لایا جائے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے اندر پختگی پیدا ہوتی ہے اور پھر وہ اپنے حافظ پر زیادہ بھروسہ کرتے ہوئے اور خود اعتمادی کے ساتھ قرآن کریم یاد کرتا چلا جاتا ہے۔ غرض کمزوریٔ ایمان جو احمدیت میں نئے نئے داخل ہونے یا احمدیت میں پیدائش کے نتیجہ میں ہمیں نظر آتی ہے وہ ہم سے تربیت کا مطالبہ کرتی ہے لیکن

نفاق ہم سے بیدار اور چوکس رہنے کا مطالبہ کرتا ہے

اور چونکہ دنیا کا قاعدہ یہی ہے کہ پانی ہمیشہ نشیب کی طرف بہتا ہے، زبردست کمزور پر حملہ آور ہوتا ہے اسلئے نفاق کو یا منافق کو اگر موقع مل جائے تو وہ وہاں حملہ کرے گا جہاں اسے کمزوری نظر آئے گی۔ ایک منافق مثلاً امیر جماعت احمدیہ سرگودھا کے پاس جا کر ان کے ایمان پر حملہ نہیں کرے گا بلکہ چک ۳۵ میں جو ایک نیا نیا احمدی ہؤا ہے وہ اس کے پاس جائے گا اور اس پر حملہ آور ہو گا۔

وہ کمزوریٔ ایمان جو احمدیت میں نئے نئے داخل ہونے کی وجہ سے یا احمدیت میں پیدائش کے نتیجہ میں نظر آتی ہے ہم نے اس کی دو طرح حفاظت کرنی ہے ایک تو ہم ایسے کمزور ایمان والے کو نفاق کے حملہ سے بچا کر اسکی حفاظت کریں گے اور دوسرے آہستہ آہستہ اس کی تربیت کر کے اس کی حفاظت کریں گے۔ ایسے کمزور ایمان والے ربوہ میں بھی ہوتے ہیں۔ باہر سے بعض کمزور لوگ آجاتے ہیں اور ربوہ میں آکر آباد ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض کا تو نظارت امور عامہ کو بھی پتہ نہیں لگتا۔ بعض دفعہ بعض نئے احمدی اپنے علاقہ سے گھبرا جاتے ہیں یا انہیں یہاں سہولت ہوتی ہے اسلئے وہ یہاں آکر آباد ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں کی

تربیت کی طرف بھی پوری توجہ دینی چاہیئے

لیکن اگر یہاں آنے سے قبل ان کی تربیت کچھ اس قسم کی ہو کہ ہمیں یہ خطرہ پیدا ہو کہ ربوہ کے مکینوں کے بچوں پر ان کے بچوں کا بُرا اثر پڑیگا تو پھر صرف ان کے بچے ہی اپنی جگہ پر واپس نہیں بھیجے جائیں گے بلکہ ہم سارے خاندان کو ہی واپس بھیج دیں گے۔ اور ہمارا یہ فعل بغیر کسی غصہ کے ہو گا۔ کیونکہ ابھی ان کی تربیت نہیں ہوئی۔ لیکن اگر کہیں نفاق اس قسم کا گند پیدا کرے گا تو پھر ہماری طبیعتوں میں غصہ پیدا ہونا تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے حکم کے ماتحت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جو میں نے شروع میں پڑھی ہے یہ فرمایا ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

اس آیت کریمہ میں

ہمیں یہ بتایا گیا ہے

کہ گو میرے بندے بھی تم پر گرفت کریں گے لیکن میرے بندوں کی گرفت میری گرفت کے مقابلہ میں بہت ہلکی ہو گی خواہ وہ کتنی ہی سخت گرفت کیوں نہ کریں میری گرفت بہرحال ان سے زیادہ ہے کیونکہ میں سب طاقتوں والا ہوں اور میرا عقاب بندوں کے عقاب سے بہرحال شدید ہے۔ پس یہاں ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے تمہیں بھی اصلاحی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ اسکو دنیا سزا کہتی ہے لیکن ہم اسے اصلاحی تدابیر کہتے ہیں کیونکہ کسی انسان یا کسی مخلوق سے ہماری دشمنی نہیں۔ سزا کا لفظ بھی ہمیں بُرا لگتا ہے بہرحال الٰہی سنت کے مطابق ہمیں بھی اصلاحی تدابیر کرنی پڑیں گی۔ اور لفظِ عقاب میں بھی یہی بات ہے کہ تم نے جو کام کیا اس کا بدلہ تمہیں مل رہا ہے لیکن اس کی ذمہ داری نہ اللہ کے بندہ پر ہوتی ہے نہ اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو انسان کو رحمت کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو پیدا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لئے ہؤا تھا لیکن حاصل کی ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی خفگی اور ناراضگی اور غصہ اور عقاب اور عذاب اور سزا۔

اس آیت سے آگے دوسری آیات میں یہ فرمایا ہے کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں اور پھر فرمایا ہے کہ اگر تم اس فتنہ سے بچ جاؤ گے تو جو اجر میں تمہیں دوں گا وہ بہت بڑا اجر ہے اور اس کا یہ مطلب ہے کہ اس دنیا میں بھی میرے بندوں کے ذریعہ تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اس اجر پر تم خوش ہو گے لیکن یہ اجر میرے اجر کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ گویا دونوں چیزیں جزا اور سزا ان آیات میں بیان ہو گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مرکز میں رہنے والوں کو بھی ان آیات میں مخاطب کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

کہ یہ الٰہی سلسلہ جاری ہوا اور تمہیں اللہ تعالےٰ نے ایمان لانے کی توفیق دی۔ لوگوں نے تمہاری بڑی مخالفت کی اور اس مخالفت سے بچنے کے لئے ہم نے یہ انتظام کیا کہ ایک مرکز قائم کر دیا (فاٰوٰکُمْ) اور اس مرکز کے قیام کے ساتھ اَیَّدَکُمْ بِنَصْرِہٖ ہم نے اپنی آسمانی تائیدات سے تمہاری مدد کی اور وَرَزَقَکُمْ مِنَ الطَّیِّبٰتِ تمہارے لئے دنیوی فوائد کا سامان کیا۔

الٰہی سلسلے (اسلام کے اندر بھی) جب بھی قائم ہوتے ہیں اور اسلام بحیثیت مجموعی بھی پناہ کی جگہ بھی ہوتے ہیں اور پناہ کا سبب اور ذریعہ بھی ہوتے ہیں۔ اب ہمارے پاس یہاں ہر طرف سے اطلاع آتی ہے۔ اگر یہاں سے سات سو میل دُور کوئی ایسا واقعہ ہو جائے جو اپنے حالات کے مطابق یہ مطالبہ کرے کہ ان لوگوں کو پناہ ملے تو فوراً ہمارا آدمی یہاں سے روانہ ہو جاتا ہے۔ پس

مرکز پناہ کی جگہ بھی ہے

اور پناہ کا موجب بھی ہے اور پھر مرکز الٰہی تائیدات اور آسمانی نشانوں کو جذب کرنے کا ایک مرکزی نقطہ بھی ہے کیونکہ یہاں خلیفۂ وقت ہوگا اور اللہ تعالےٰ کے حضور اس آدمی کی دعائیں پہنچیں گی جس پر اُس نے ذمہ واری ڈالی ہے۔ وہ خدا سے کہے گا کہ میں ایک عاجز انسان ہوں۔ مجھ میں کوئی طاقت نہیں ہے۔ مجھ میں کوئی ہنر نہیں ہے۔ مجھ میں کوئی علم نہیں ہے۔ میرے پاس کوئی سیاسی اقتدار نہیں ہے اور ساری جماعت کی ذمہ واری اے میرے ربّ! تُو نے مجھ پر ڈال دی ہے۔ اگر تیری مدد میرے شاملِ حال نہ ہو تو مَیں تو کچھ نہیں کر سکتا۔ جب اس رنگ کی دُعا دوسرے سب دوستوں کی دُعاؤں کے ساتھ مل کر آسمان پر پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے اور جماعت کے لئے حفاظت اور امن اور بہتری اور خوشحالی کے سامان پیدا کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہارے لئے طیّبات کا سامان پیدا کیا ہے۔ اب اس کے لئے بھی مرکز ہی مرکزی نقطہ ہے۔ کیونکہ مثلاً اگر سرگودھا میں ہمارا ایک ذہین طالب علم، گجرات میں ہمارا ایک ذہین طالب علم، سندھ میں ہمارا ایک ذہین طالب علم، کراچی میں ہمارا ایک ذہین طالب علم، پشاور میں ہمارا ایک ذہین طالب علم یا مشرقی پاکستان میں ہمارا ایک ذہین طالب علم اپنے گھر کے حالات کے لحاظ سے باوجود انتہائی طور پر ذہین ہونے کے ترقی نہیں کر سکتا تو وہ مرکز کی طرف رجوع کرتا ہے اور مرکز کی طرف سے اس کی تعلیم کا انتظام کیا جاتا ہے اور اس طرح سارے خاندان کی خوشحالی کا انتظام ہو جاتا ہے۔

پس اللہ تعالےٰ نے فرمایا

اے مرکز میں رہنے والو!

تمہیں اللہ تعالےٰ نے کتنا نوازا ہے کہ اس نے تمہیں امن عطا کیا اور دوسروں کے امن کا ذریعہ تمہیں بنایا۔ اور وہ تمہیں آسمانی نشانات دکھاتا ہے۔ مرکز میں رہنے والے (اگر ان کی آنکھیں ہوں) تو سب سے زیادہ نشانات دیکھتے ہیں اور اِلّاماشاء اللہ ان کی آنکھیں ہیں۔ ہاں ایک منافق کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بہرحال مرکز میں رہنے والے بہت سی تائیداتِ سماویہ ملاحظہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں دوسروں کو نشاناتِ سماویہ دکھانے کا بھی ذریعہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نے تمہارے لئے چاروں طرف رزق کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ مَیں نے تمہاری دنیوی اور اخروی خوشحالی کے سامان پیدا کر دیئے ہیں اور تمہاری وجہ سے اور تمہاری قربانیوں اور ایثار کے نتیجہ میں ہم دوسروں کے لئے بھی خوشحالی کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ غرض تم پر مرکز میں رہنے کی وجہ سے بہت زیادہ فضل ہوتے ہیں اور اس نسبت سے تمہاری ذمہ داریاں بھی بہت زیادہ ہیں۔ پس تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور اس بات کا خیال رکھو کہ اللہ تعالےٰ کے غضب اور نفرت اور بیزاری کی صفات کے بعض جلووں میں وہ لوگ بھی آ جاتے ہیں جو بظاہر ظالم نہیں ہوتے لیکن اس ظلم کی جسے دنیا کی آنکھ نہیں دیکھتی آخری ذمہ داری ان لوگوں پر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جو علّام الغیوب ہے بظاہر ظالم نظر آنے والے کی نسبت حقیقتاً ظالم بنانے والے سے زیادہ نفرت کرتا ہے۔

غرض تم دوسروں کو ظالم نہ بناؤ۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور راعی کی حیثیت سے

اپنے ماحول میں ایسے حالات پیدا کرو

کہ وہ جو تمہاری رعیت ہیں وہ پختگی ایمان اور اعمالِ صالحہ پر اچھی طرح قائم رہیں اور وہ جماعت کی ذمہ داری اور مرکزِ سلسلہ کی ذمہ داری کو نباہنے والے ہوں ورنہ اللہ تعالےٰ کی گرفت اور اس کے غضب کی لپیٹ میں صرف وہی نہیں آئیں گے بلکہ اُن کے ساتھ تم جو حقیقتاً ظالم ہو (گو تم بظاہر ظالم نظر نہیں آتے) زیادہ اس عذاب اور اس سزا کی لپیٹ میں آؤ گے اور اللہ تعالیٰ کا غضب تم پر زیادہ بھڑکے گا۔

پس اہلِ ربوہ کو اپنی اونگھ اور نیند سے بیدار ہو جانا چاہیئے۔ کوئی ایسی ماں اور کوئی ایسا باپ یہاں نہیں رہ سکتا جو اپنے بچوں کی صحیح تربیت کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ

ہم اس ماحول کو گندہ اور ناپاک نہیں دیکھنا چاہتے

ظاہری صفائی کے متعلق تو ہم یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیا کرتے ہیں کہ ہمارے پاس دنیوی اموال نہیں اسلئے ظاہری صفائی اسقدر نہیں ہو سکتی جتنی ہونی چاہیئے۔ گو یہ خیال بھی بہت حد تک خام ہے لیکن بہرحال ہم اپنے دلوں کو یہ کہکر تسلی دے لیا کرتے ہیں کہ ہمارے پاس ظاہری اموال نہیں ہیں اسلئے ہم ظاہری صفائی کو اس حد تک نہیں رکھ سکتے گو ہمیں اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ لیکن باطنی صفائی کے متعلق نہ تو کوئی بہانہ ہمارے پاس ہے اور نہ کوئی سمجھدار شخص اس بہانہ کو قبول کریگا اور مَیں تو یہی کہونگا کہ تم ظاہری صفائی کا بھی اتنا خیال رکھو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خواہش اور ہمارے ربّ کریم کا کوئی ارشاد ہمیں کبھی نہ بھولے۔ اور جس قدر ممکن ہو ہم ظاہری صفائی سے تعلق رکھنے والے تمام احکام کو بجا لانے والے ہوں اور وہ بیسیوں احکام ہیں۔ لیکن اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم باطنی صفائی کی طرف توجہ کرو۔

اللہ تعالےٰ نے ایک نظام کو قائم کیا ہے

اور اسلئے قائم کیا ہے کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرے۔ اسلئے قائم کیا ہے کہ تمام بنی نوع انسان کے دلوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت قائم اور پختہ کرے اور اس نے ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ اگر ہمارے اس ماحول میں یعنی

مرکزی ماحول میں کسی منافق کا فتنہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اُس پر گرفت ہونی چاہیئے تو ہم اس کو پکڑیں گے۔ اگر کوئی کمزور ایمان والا یا کوئی منافق طبیعت والا یہ سمجھتا ہو کہ میں آسانی سے نظامِ سلسلہ کی بغاوت بھی کر سکتا ہوں اور میں کسی کی گرفت میں بھی نہیں آؤں گا تو وہ بڑا بیوقوف ہے۔ کیونکہ سب سے بڑی گرفت تو اللہ تعالیٰ کی ہے اس سے وہ بچ نہیں سکتا۔ جو مرضی ہے وہ کرے۔ خواہ وہ دنیا اور شیطان کی ساری طاقتیں اپنے لئے جمع کر لے وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے کیسے بچ سکتا ہے پھر اس کے بندے جنہیں اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں مخاطب کرتا ہے کہ مجھ سے ڈرو اور دُنیا کی کسی اَور چیز سے نہ ڈرو وہ کسی اَور سے کیسے ڈریں گے اور ان کی گرفت سے اس قسم کا آدمی کیسے بچ جائے گا۔ لیکن جو شخص شیطان کا مرید ہوتا ہے وہ احمق بھی بڑا ہوتا ہے اسلئے اپنی حماقت اور اپنی سفاہت کے نتیجہ میں

بعض منافق طبع لوگ سمجھتے ہیں

کہ وہ جو مرضی ہے کرتے رہیں انہیں کوئی پوچھے گا نہیں۔ فرض کر لو اگر کوئی آدمی نہ بھی پوچھ سکے تو خدا تو پوچھنے والا ہے۔ اس کے غصہ اور اسکی گرفت اور اس کے قہر سے ایسا آدمی کس طرح بچ جائے گا لیکن یہ بھی شیطانی سفاہت ہے اور قرآن کریم نے اس کو حماقت اور سفاہت کہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے بندے اس کو نہیں پوچھیں گے۔ دنیا میں کسی کے گھر میں کوئی ایسا انسان نہیں پیدا ہوا کہ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بالا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں بھی کوئی بچہ ایسا نہیں پیدا ہوا جو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بالا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی نسل کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی تھی کہ وہ سلسلہ کے انتہائی خادم ہونگے اور اللہ تعالیٰ ان کی عملی خدمت اور ان کے خدمت کے جذبات کو دیکھ کر انہیں قوم کا سردار بنا دیگا۔ اور گو اللہ تعالیٰ انہیں قوم کا سردار بنائیگا لیکن وہ اس حقیقت کو نہیں بھُولیں گے کہ سردار کہتے ہی اُسے ہیں جو قوم کا خادم ہو۔

آپ دوست جانتے ہیں کہ

ہمارے بزرگ بھائی مکرم مولوی محمد یعقوب خان صاحب

جنہوں نے تھوڑا ہی عرصہ پہلے بیعت کی ہے جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے تھے۔ اُن کے ساتھ ان کا ایک بچہ (کیپٹن عبدالسلام خان صاحب) بھی تھا۔ اس وقت تک انہوں نے بیعت نہیں کی تھی جلسہ سالانہ کے بعد انہوں نے بھی بیعت کر لی ہے اور اب اطلاع آئی ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی بیوی نے بھی بیعت کر لی ہے۔ اس وقت تک مکرم مولوی محمد یعقوب خان صاحب، انکی بیوی اور ان کے دو بچوں نے بیعت کر لی ہے۔ ایک بچے نے ابھی تک بیعت نہیں کی۔ عبدالسلام خان صاحب کا خط آیا ہے کہ میں نے ان سے بڑی لمبی باتیں کی ہیں وہ ساری باتیں مانتا ہے لیکن اس کے دنیوی تعلقات کچھ اس قسم کے ہیں کہ وہ ابھی بیعت کرنے سے گھبراتا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس کو بھی بیعت کرنے کی توفیق عطا کرے تا سارا خاندان اکٹھا ہو جائے۔

محترم مولوی محمد یعقوب خان صاحب اور ان کے دو صاحبزادوں نے پہلی دفعہ ہمارا جلسہ سالانہ دیکھا تھا۔ پہلی دفعہ انہوں نے اس فضا میں سانس لیا۔

لوگوں کے چہروں پر ایمان کی شادابی

دیکھی۔ مجھ سے ملے احباب جماعت کیلئے جو میرے جذبات ہیں انکو محسوس کیا تو جلسہ کے بعد عبدالسلام خان صاحب مجھے ملے۔ ان سے رہا نہ گیا وہ کہنے لگے کہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ گدی بنالی ہے (یہ الفاظ تو میرے ہیں لیکن ان کے دماغ میں یہی تھا کہ غیر مبائع اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ انہوں نے گدی بنالی ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ گدی بنالی ہے۔ گدی بنالی ہے) لیکن میں نے یہاں آکر جو دیکھا ہے اور خلافت کی ذمہ داریاں جو میں نے محسوس کی ہیں میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ بڑا ہی احمق ہو گا وہ شخص جو خلافت کی خواہش کرے اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کون اپنے آپکو چوبیس گھنٹے کی ذمہ داریوں میں جکڑا ہوا دیکھنا چاہتا ہے لیکن معترض تو اعتراض کرتے ہی رہتے

ہیں۔ سمجھدار لوگ یا جب کسی کو اللہ تعالیٰ سمجھ دیدیتا ہے تو وہ حقیقت کو پا لیتے ہیں۔

پس یہ سمجھنا کہ خلیفۂ وقت اللہ کے سوا کسی اَور کے خوف سے دب جائے گا اس سے بڑھ کر کوئی حماقت نہیں۔

جو شخص یہ سمجھتا ہے

کہ میرے جسم کے اعضاء بھی سوائے خدا کے اور کسی سے نہیں ڈرتے وہ اپنے متعلق یہ کیسے سمجھ سکتا ہے یا سوچ سکتا ہے کہ کبھی وہ کوئی کمزوری اس سلسلہ میں دکھا سکتا ہے جس نے غیر اللہ سے ایک دمڑی کے ہزارویں حصہ کی بھی کوئی چیز نہ لی ہو۔ اور جس نے ہر چیز صرف اپنے مولیٰ سے حاصل کی ہو اور مولیٰ کی عنایتیں اس پر اتنی ہوں کہ انسانی دماغ انکا احاطہ نہ کر سکے وہ اللہ کے سوا کسی اَور کی طرف متوجہ ہی کس طرح ہو سکتا ہے۔ جو ایسا خیال کرتا ہے اُس سے زیادہ بیوقوف اور نادان اور جاہل اور کم علم کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ مختلف صفات جو میں نے بیان کی ہیں یہ مختلف گروہوں کی وجہ سے ہیں کہ بعض لوگ نفاق کی وجہ سے، بعض عدم علم کی وجہ سے اور بعض جہالت کی وجہ سے اس قسم کا خیال کرتے ہیں۔

اب ہمارے اُوپر بڑی ذمہ داریاں پڑ رہی ہیں میرے ذہن میں پہلے بھی خیال آیا تھا لیکن اب جو مجھے نظر آ رہا ہے، دنیا میں جو کچھ ہونے والا ہے اس سے میں سمجھتا ہوں کہ

ہم پر بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں

اسلئے ہمیں اپنی کمر کس لینی چاہیئے یعنی ہر لحاظ سے ہمیں اپنے آپکو تیار کر لینا چاہیئے اور چوکس ہو جانا چاہیئے۔ پہلے ہم بعض چیزوں کو نظرانداز کر جاتے تھے اور دعائیں کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس گند کو دُور کر دے لیکن اب شاید وقت آگیا ہے کہ ہم اس گند کے دُور ہونے کیلئے دعائیں تو کرتے رہیں اور یہ تو ہماری ذمہ داری ہے اس سے تو کوئی شخص یا کوئی خاندان محروم نہیں ہو گا لیکن پہلے وہ ربوہ میں رہتے ہوئے ہماری دعائیں لیتا تھا اور اب وہ ربوہ سے باہر رہائش اختیار کر کے ہماری دعائیں لیگا۔ وہ ربوہ میں نہیں رہ سکے گا۔ ربوہ میں وہی رہے گا جو ہر لحاظ سے کوشش کر رہا ہو گا کہ میں اپنے خاندان کو اور اپنے ماحول کو ظاہر و باطن میں صاف ستھرا اور پاک اور مطہر رکھوں گا۔ جس کا اس طرف خیال نہیں ہو گا، جو اپنی یہ ذمہ داری نہیں سمجھے گا (اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے اور اس کے ایمان کو پختہ کرے) وہ جہاں بھی رہے رہے، ربوہ میں وہ نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کے نباہنے کی توفیق عطا کرے۔

دو باتیں اَور ہیں جن کے متعلق میں دُعا کیلئے کہنا چاہتا ہوں۔ جلسہ سالانہ سے کچھ روز پہلے (کوئی القاء اور خواب کی صورت نہیں ویسے) بڑے زور سے میرے دل میں یہ خیال پیدا کیا گیا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ دو چیزیں ہمارے پاس اپنی ہوں۔ ایک تو

ہمارے پاس ایک بہت اچھا پریس ہو

اور اللہ تعالیٰ جب کوئی خیال پیدا کرتا ہے تو اسکی ساری چیز روشن ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ اسلئے جب میرے دل میں خیال آیا تو اسکے ساتھ ہی میرے دماغ میں آیا کہ اس اچھے پریس کیلئے ہمیں پانچ دس لاکھ روپیہ کی ضرورت ہو گی۔ ساتھ ہی میری طبیعت مطمئن ہو گئی کہ ٹھیک ہے گو پانچ یا دس لاکھ روپیہ ایک غریب جماعت کیلئے بڑا خرچ ہے۔ لیکن اس طریق پر اس کا انتظام ہو جائے گا۔

اس وقت

پریس نہ ہونے کی وجہ سے

ہماری توجہ ہی بہت سے کاموں کی طرف نہیں جاتی کیونکہ روکیں سامنے ہوتی ہیں اور جن کے سپرد یہ کام ہیں وہ ان کی طرف متوجہ ہی نہیں ہو سکتے۔ دوسرے جن کاموں کی طرف توجہ ہوتی ہے ان میں سے بھی بہت سے کام چھوڑنے پڑتے ہیں یا ان میں تاخیر کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً اس وقت قرآن کریم کا فرانسیسی ترجمہ تیار ہے۔ ہمارا قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ تفصیلی نوٹوں کے ساتھ ایک نئی جلد میں جیسا کہ جلسہ سالانہ پر اعلان ہوا تھا تیار ہو گیا ہے اور دوستوں کے ہاتھ میں آگیا ہے۔ اس وقت فرانسیسی ترجمہ بھی تیار تھا

لیکن دفتر سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے رپورٹ دی کہ بات یہ ہے کہ ہمارا خیال تھا ہم نے لاہور کے جس پریس سے انگریزی ترجمہ قرآن کریم کا طبع کروایا ہے اس پریس سے یا کسی اور اچھے پریس سے فرانسیسی ترجمہ بھی طبع کروالیں گے۔ چنانچہ ان سے خط و کتابت یا گفت و شنید ہو رہی تھی لیکن اب انہوں نے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ہم یہ ترجمہ طبع نہیں کر سکتے۔ مجھے خیال پیدا ہؤا کہ ممکن ہے کسی متعصب گروہ کا ان پر دباؤ ہوا اور اس سے مجھے بڑا دُکھ ہؤا کہ قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت میں بھی تعصّب آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحم کرے۔ لیکن بعد میں مَیں نے پتہ کیا تو معلوم ہؤا کہ یہ بات نہیں تھی بلکہ بات یہ تھی کہ انہوں نے کہا کہ فرانسیسی زبان کے بہت سے حروف کی شکل انگریزی حروف کی شکل سے مختلف ہے اور یہ حروف تیار کر کے نہیں دے سکتے۔ اِس لئے انہوں نے انکار کر دیا۔

پھر ہمارے پاس بعض اوقات مثلاً افریقہ کے کسی ملک سے مانگ آجاتی ہے کہ ہمیں سادہ قرآن کریم (بغیر ترجمہ کے) کے بیس ہزار نسخے اگلے تین ماہ کے اندر دیدو اور کچھ عرصہ پہلے ہمیں ایک ملک سے بارہ یا پندرہ ہزار سادہ قرآن کریم کے نسخوں کا آرڈر ملا اور تحریکِ جدید کو انکار کرنا پڑا کہ ہمارے پاس موجود نہیں ہیں۔

اگر ہمارا اپنا پریس ہو

تو اگر اور جب کوئی آرڈر آئے وہ آرڈر تو شاید پندرہ یا بیس یا پچیس ہزار کا ہوگا مگر ایک لاکھ نسخے ہمارے پاس تیار موجود ہوں گے یا ہم اس قابل ہوں گے کہ چند دنوں کے اندر اتنے نسخے شائع کر دیں۔ غرض ہم بہت سارے کام کر سکتے ہیں اور پریس نہ ہونے کی وجہ سے ہم اِس طرف خیال نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک ترجیح مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم کو ہے۔ کیونکہ صحیح ترجمہ اور صحیح تفسیری نوٹ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر مسلم دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے علوم سے باہر نہیں مل سکتے اِس لئے ہم ان کو ترجیح دیتے ہیں۔

پس اگر اپنا پریس ہو گا تو قرآن کریم سادہ یعنی قرآن کریم کا متن بھی ہم شائع کر لیا کریں گے۔ اس کی اشاعت کا بھی تو ہمیں بڑا شوق اور جنون ہے۔ یہ بات کرتے ہوئے بھی مَیں اپنے آپ کو جذباتی محسوس کر رہا ہوں۔

ہمارا دِل تو چاہتا ہے

کہ ہم دُنیا کے ہر گھر میں قرآن کریم کا متن پہنچا دیں اللہ تعالیٰ آپ ہی اس میں برکت ڈالے گا تو پھر بہتوں کو یہ خیال پیدا ہو گا کہ ہم یہ زبان سیکھیں یا اس کا ترجمہ سیکھیں پھر اَور بھی بہت سارے کام ہیں جو ہم صرف اِس وجہ سے نہیں کر سکتے کہ ہمارے پاس پریس نہیں لیکن میرے دل میں جو شوق پیدا کیا گیا ہے اور جو خواہش پیدا کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ سارے پاکستان میں اس جیسا اچھا پریس کوئی نہ ہو۔ اور پھر اس پریس کو اپنی عمارت کے لحاظ سے اور دوسری چیزوں کا خیال رکھ کر اچھا رکھا جائے۔ عمارت کو ڈسٹ پروف (Dust Proof) بنایا جائے تا ہم ایک دفعہ دنیا میں اپنی کتب کی اشاعت کر جائیں۔

دوسرے۔ پریس نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں کتابیں مہنگی پڑتی ہیں۔ اگر اپنا پریس ہوگا اور اس کو بہرحال نفع کے اصول پر نہیں چلایا جائے گا بلکہ اسے ضرورت پورا کرنے کے اصول پر چلایا جائے گا۔ تو جو کتاب مثلاً قرآن کریم کی ایک جلد اس وقت ہمیں اگر تیس روپے میں پڑتی ہے تو ممکن ہے کہ پھر وہ بیس روپے میں یا پچیس روپے میں پڑ جائے اور جتنی اس کی قیمت کم ہوگی اتنی اس کی اشاعت زیادہ ہو گی۔ یہ اقتصادیات کا ایک اصول ہے۔ پس دعا کریں کہ جس ربّ نے جو علّام الغیوب ہے دنیا کی ضرورتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اور ان کو پورا کرنے کے لئے میرے دل میں یہ خواہش پیدا کی ہے وہی اپنے فضل سے اس خواہش کو پورا کرنے کے سامان بھی پیدا کرے۔

دوسری خواہش جو بڑے زور سے میرے دل میں پیدا کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ

ایک طاقتور ٹرانسمٹنگ اسٹیشن

(Transmitting station) دنیا کے کسی ملک میں جماعتِ احمدیہ کا اپنا ہو۔ اس ٹرانسمٹنگ اسٹیشن کو بہرحال مختلف مدارج میں سے گزرنا پڑیگا لیکن جب وہ اپنے انتہاء کو پہنچے تو اس وقت جتنا طاقتور رُوس کا شارٹ ویو اسٹیشن (Short wave station) ہے جو ساری دنیا میں اشتراکیت اور کمیونزم کا پرچار کر رہا ہے اس سے زیادہ طاقتور اسٹیشن وہ ہو جو خدا کے نام اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو دُنیا میں پھیلانے والا ہو اور چوبیس گھنٹے اپنا یہ کام کر رہا ہو۔ اس کے متعلق مَیں نے سوچا کہ امریکہ میں تو ہم آج بھی ایک ایسا اسٹیشن قائم کر سکتے ہیں وہاں کوئی پابندی نہیں ہے جس طرح آپ ریڈیو رلیسیونگ سیٹ (Radio Receiving set) کا لائسنس لیتے ہیں اسی طرح آپ براڈکاسٹ (Broadcast) کرنے کا لائسنس لے لیں۔ وہ آپ کو ایک فری کوئنسی (Frequency) دیدیں گے اور آپ وہاں سے براڈ کاسٹ کر سکتے ہیں لیکن امریکہ اتنا مہنگا ہے کہ ابتدائی سرمایہ بھی اس کے لئے زیادہ چاہیئے اور اس پر روزمرّہ کا خرچ بھی بہت زیادہ ہو گا۔ اور اِس وقت ساری دنیا میں پھیلی ہوئی اِس روحانی جماعت کی مالی حالت ایسی اچھی نہیں کہ ہم ایسا کر سکیں۔ یعنی میدان تو کھُلا ہے لیکن ہم وہاں نہیں پہنچ سکتے۔

دوسرے نمبر پر افریقہ کے ممالک ہیں۔ نائیجیریا، غانا اور لائبیریا سے بعض دوست یہاں جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے تھے۔ غانا والوں سے تو مَیں نے اسکے متعلق بات نہیں کی لیکن باقی دونوں بھائیوں سے مَیں نے بات کی تو انہوں نے آپس میں یہ بات شروع کر دی کہ ہمارے ملک میں یہ لگنا چاہیئے اور وہاں اجازت مل جائے گی جس کا مطلب یہ ہے کہ گو پتہ تو کوشش کرنے کے بعد ہی لگے گا کہ کہاں اس کی اجازت ملتی ہے لیکن ان ممالک میں سے کسی نہ کسی ملک میں اس کی اجازت مل جائے گی۔ اور چونکہ ہماری طرح یہ ملک بھی غریب ہیں اِس لئے زیادہ خرچ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ شروع میں میرا خیال تھا کہ صرف پروگرام بنا کر اناؤنس کرنے والے ہی ہمیں دس پندرہ چاہئیں۔ پہلے مرحلہ میں چاہیئے کہ

یورپ اور مشرقِ وسطیٰ کی زبانوں میں پروگرام

نشر کیا جا سکے۔ اسی طرح عرب ممالک اور پھر ٹرکی۔ ایران۔ پاکستان اور ہندوستان سب اس کے احاطہ میں آجائیں گے، انشاء اللہ۔

جہاں تک پیسے کا سوال ہے

میرے دماغ نے اس کے متعلق اِس لئے نہیں سوچا کہ مجھے پتہ ہی نہیں کہ اس کے لئے کتنے پیسے چاہئیں لیکن جہاں تک اِس بات کا سوال ہے کہ "کتنے پیسے چاہئیں" کے متعلق دریافت کیا جائے تو اس کے متعلق مَیں نے انتظام کر دیا ہے۔ جلسہ پر بعض دوست بیرونی ممالک سے آئے ہوئے تھے ان میں سے ایک دوست کینیڈا سے آئے ہوئے تھے وہ وہاں ٹیلی ویژن میں کام کرتے ہیں مَیں نے ان کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہاں جا کر فوری طور پر اس کے متعلق ضروری معلومات حاصل کریں۔

پاکستان میں اس اسٹیشن کی اجازت نہیں مل سکتی کیونکہ ہمارا قانون ایسا ہے کہ یہاں کسی پرائیویٹ ادارہ کو ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت نہیں ہے لیکن بعض ممالک ایسے ہیں جن میں اس پر کوئی قانونی پابندی نہیں جیسے امریکہ اور بعض ایسے ممالک ہیں جن میں گو قانونی پابندی تو ہے لیکن اس کی اجازت آسانی اور سہولت کے ساتھ مل جاتی ہے جیسے مغربی افریقہ کے ممالک میں۔ سے نائیجیریا

گیمبیا۔ غانا یا سیرالیون ہیں امید ہے کہ ان ممالک میں سے کسی ایک ملک میں

ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت

مل جائے گی۔

اِس وقت دنیا کے دلوں کا کیا حال ہے اس کا علم نہ تو صحیح طور پر مجھے ہے اور نہ آپ کو ہے لیکن میرے دل میں جو خواہش اور تڑپ پیدا کی گئی ہے اس سے مَیں یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں کہ اللہ کے علم غیب میں دنیا کے دل کی یہ کیفیت ہے کہ اگر اللہ اور اس کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ان کے کانوں تک پہنچایا جائے تو وہ سُنیں گے اور غور کریں گے ورنہ یہ خواہش میرے دل میں پیدا ہی نہ کی جاتی۔

دوست دعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان جلدی پیدا کر دے۔ دل تو یہی چاہتا ہے کہ اسی سال کے اندر اندر یہ کام ہو جائے لیکن ہر چیز ایک وقت چاہتی ہے بہرحال جب بھی خدا چاہے یہ کام جلد سے جلد ہو جائے اور ہم اپنی آنکھوں سے یہ دیکھیں کہ یہ کام ہو گیا ہے اور ہمارے کان چوبیس گھنٹے عربی میں اور انگریزی میں اور جرمن میں اور فرانسیسی میں اور اُردو وغیرہ وغیرہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی باتیں سُننے والے ہوں۔ گانا وغیرہ بدمزگی پیدا نہ کر رہا ہو اور اسی طرح کی اَور فضولیات بھی بیچ میں نہ ہوں۔

"علم" اسلام کا ورثہ ہے

کسی اَور کا نہیں اس لئے علمی باتیں تو وہاں ہوں گی مثلاً (ایگری کلچر Agriculture) زراعت کے متعلق ہم بولیں گے۔ اسی طرح دوسرے علوم ہیں ان کے متعلق بھی ہم بولیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ اسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ وہ تمام علوم سے خادمانہ کام لے سکے سارے علوم ہی ہمارے خادم ہیں۔ آج کا فلسفہ بھی ہمارا خادم ہے آج کی سائنس بھی ہماری خادم ہے آج کی تاریخ کے اصول بھی ہمارے خادم ہیں۔ جب یہ غلطی کریں گے تو ہم ان کا ہاتھ پکڑ لیں گے اور خادم سے یہی سلوک کیا جاتا ہے اور اس وقت وہ غلطی کر رہے ہیں اور ہمارا ہاتھ ان کی طرف نہیں بڑھ رہا۔ حالانکہ ہمارا فرض تھا اور ہمارا حق بھی ہے کہ ہم ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور کہیں کہ اے ہمارے خادم یہ تو کیا کر رہا ہے (یعنی اس کی تصحیح کریں) بہرحال سب علوم ہمارے خادم ہیں اور ہم ان خادموں سے بھی خدمت لیں گے اور اس طرح سب علوم کی باتیں آجائیں گی فلسفہ کی غلطیاں بھی ہم نکالیں گے (ایگریکلچر Agriculture) زراعت کے متعلق بھی ہم لوگوں کو کہیں گے کہ یہ یہ کام کرو تا دنیا میں بھی خوشحالی تمہیں نصیب ہو۔

انشاء اللہ یہ کام تو ہم کریں گے لیکن گانے اور ڈرامے اور اس قسم کی دوسری جھوٹی باتیں وہاں نہیں ہوں گی اور اس طرح ایک ریڈیو دُنیا میں ایسا ہو گا جہاں اس قسم کی کوئی لغو بات نہیں ہو گی اور شاید بعض لوگ اس ریڈیو اسٹیشن کو وَھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ کہنا شروع کر دیں۔

غرض

میرے دِل میں یہ دو خواہشیں پیدا ہوئی ہیں

ان کے لئے آپ بھی دعا کریں اور مَیں بھی دعا کر رہا ہوں۔ انسان بڑا ہی عاجز اور کمزور ہے اور ہر نئی بات جو دل میں ڈالی جاتی ہے وہ ہمارے ضعف اور عاجزی کو اَور بھی نمایاں کر کے ہمارے سامنے لے آتی ہے اور پہلے سے بھی زیادہ انسان اپنے رب کے حضور جُھک جاتا ہے اور اپنی کم مائگی کا اقرار کرتا ہے اور ہر قسم کی طاقتوں کا اُسے سرچشمہ اور منبع قرار دے کر

اور اس کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اس سے یہ بھیک مانگتا ہے کہ اے میرے ربّ تُو نے جو کام میرے سپرد کیا ہے اس کے کرنے کی تُو مجھے توفیق دے اور اس کے لئے اسباب مہیّا کر دے۔ آپ بھی

دعا کرتے رہیں

کہ اللہ تعالیٰ یہ دونوں چیزیں ہمیں عطا کر دے اور ان دونوں میں ساری دنیا کے لئے بہت سی برکتوں کا سامان پیدا کر دے (آمین)

وقفِ جدید کیلئے اراضیات وقف کرنیوالے اصحاب

فوری توجہ فرماویں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجاب میں گجرات۔ سرگودہا۔ کیمبل پور اور سندھ میں نواب شاہ۔ میرپور خاص۔ اور حیدر آباد کے بعض علاقوں میں بعض دوستوں نے اللہ تعالیٰ سے توفیق پاکر پانچ پانچ ایکڑ اراضی وقف کی ہوئی ہے بلکہ بعض اصحاب کی اراضی کا رقبہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ لیکن ان دوستوں کی طرف سے پیداوار کی ادائیگی نہایت بے قاعدہ ہے۔ متعدد چٹھیاں لکھی جاچکی ہیں مگر ابھی تک توجہ پیدا نہیں ہوئی۔

اس اعلان کے ذریعہ ان احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ حقوق اللہ کو پہچانیں اور جو چیز خدا تعالےٰ کی خاطر وقف ہے اس کے حقوق ادا فرماکر اپنی عاقبت سنواریں۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

قواعد انتخاب نمائندگان شوریٰ

سالانہ اجتماع مرکزیہ کے موقع پر انشاء اللہ تعالےٰ ۱۶-۱۷-۱۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش (اکتوبر ۱۹۷۰ء) کو مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ منعقد ہو گی۔ مجالس مندرجہ ذیل قواعد کی روشنی میں شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

۱۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہو گا۔

۲۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا رکن ہو گا لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہو گا جس کا کہ مجلس کو حق ہو گا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہو رہا ہو تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہو گا۔ قائد اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکے گا۔

۳۔ کوئی خادم جو بقایا دار ہو شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا۔ ہر وہ خادم بقایا دار متصوّر ہو گا جس کے ذمّہ تین ماہ یا زائد کا بقایا ہو گا اور جو یاددہانی پر بھی ادا نہیں کرتا سوائے اس کے اس نے محکمہ متعلقہ سے اجازت لے لی ہو۔

۴۔ نمائندگان جب اجتماع پر تشریف لائیں تو اپنے ہمراہ مقامی قائد کی تصدیقی چٹھی ضرور لائیں جس میں اس بات کی وضاحت ہو کہ نمائندہ مذکور کا مجلس عاملہ نے انتخاب کیا ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سفر مغربی افریقہ کے دوران

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی نائیجیریا کے سربراہِ مملکت سے ملاقات

گفتگو میں دلی محبت ہمدردی اور شفقت پدری کی نمایاں جھلکیاں ۔۔ سربراہ مملکت کی طرف سے درخواست دعا

گذشتہ ماہ شہادت (اپریل ۱۹۷۰ء) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مغربی افریقہ کے تاریخی اور مبارک دورہ کے دوران نائیجیریا کے سربراہ مملکت میجر جنرل یعقوبو گوون سے بھی ملاقات فرمائی تھی۔ اس ملاقات کی روداد گواس سے قبل بھی الفضل (۳ مئی ۱۹۷۰ء) میں شائع ہو چکی ہے۔ تاہم حال ہی میں نائیجیریا کے مبلغ انچارج مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری کی تحریر کردہ جو رپورٹ اس سلسلے میں ہمیں موصول ہوئی ہے اس میں چونکہ اس ملاقات کی بعض مزید تفصیلات بھی دی گئی ہیں۔ اس لئے وہ افادۂ احباب کے لئے ہدیہ ذیل کی جاتی ہے۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نائیجیریا میں آمد سے قبل جنرل یعقوبو گوون سربراہ حکومت نائیجیریا سے ملاقات کا جو وقت مقرر کیا گیا تھا وہ حضور کی آمد میں التواء کے باعث دو دفعہ تبدیل کرانا پڑا۔ آخری بار ملاقات کی تاریخ ۱۳ ماہ شہادت بروز سوموار مقرر ہوئی۔

مقررہ دن حضرت اقدس جنرل یعقوبو گوون سربراہ مملکت کی جائے رہائش دودان ڈوڈان بیرکس میں تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے علاوہ چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ چوہدری محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر عمر الدین صاحب بسٹر ایس۔ او۔ بجری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نائیجیریا اور خاکسار بھی تھے۔ جنرل گوون کے ساتھ ان کا پرنسپل سیکرٹری۔ سٹیٹ سیکرٹری اور پرمانٹ سیکرٹری وزارت امور داخلہ تھے۔

رسمی تعارف کے بعد حضور اور جنرل گوون کے درمیان سلسلہ کلام شروع ہوا حضور جنرل گوون کے ساتھ ایک ہی صوفے پر اس کے دائیں جانب تشریف فرما تھے شروع میں تو گفتگو کسی قدر رسمی اور تکلف کا رنگ رکھتی تھی۔ لیکن جوں جوں میزبان حضور کی شخصیت نمایاں ہوتی گئی گفتگو رسم اور تکلف کی حدود سے نکل کر بے تکلفانہ اور دوستانہ رنگ اختیار کرتی گئی۔

موضوع گفتگو کیفیت سفر۔ مدعائے سفر۔ عرصہ قیام نائیجیریا اور دورہ کے عمومی پروگرام سے نکل کر جماعت احمدیہ کی دینی۔ اخلاقی۔ تعلیمی اور طبی خدمات پر آرکا۔ جنرل گوون نے بڑے واضح اور پرزور الفاظ میں جماعت کی ملکی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے حضور کا شکریہ ادا کیا۔ ان خدمات میں جن کا انہوں نے نمایاں طور پر ذکر کر کے خوشی کا اظہار کیا جماعت کی وہ ملکی خدمات بھی شامل ہیں جو بالخصوص نائیجیریا کی خانہ جنگی کے دوران اور جنگ بند ہونے کے بعد اب تک جماعت بجا لا رہی ہے۔ ان سے ان کی مراد ملک کے بحالیاتی پروگرام میں جماعت احمدیہ کے نمایاں حصہ سے تھی۔ حضرت اقدس نے جنگ کے ختم ہوتے ہی جماعت کے ہر فرد کو اس خدمت میں حصہ لینے کی تاکید فرما دی تھی اور اس کے نتیجہ میں اب تک سینکڑوں نائیجیرین احمدی اپنے نام رضاکارانہ طور پر حکومت کو پیش کر چکے ہیں۔

جوں جوں وقت گذرتا گیا جنرل گوون اور زیادہ کھلتے گئے۔ حضرت اقدس نے جس دلی محبت اخلاص اور سچی ہمدردی کے ساتھ نائیجیریا کے گذشتہ سانحہ پر اظہار افسوس اور خانہ جنگی کے باعزت خاتمے پر اظہار خوشی کیا اس نے گفتگو کے ماحول کا نقشہ بدل دیا۔ گفتگو دوستانہ رنگ سے بھی آگے نکل کر ایک ایسے گھریلو ماحول میں داخل ہو گئی جہاں ہمدردی و شفقت پدری کی نمایاں جھلکیاں نظر آنے لگتی ہیں۔ جہاں تصنع اور بیگانگی نام کو نہیں ہوتی۔ یوں معلوم ہوتا تھا۔ جیسے ایک دکھیارا بیٹا اپنے شفیق باپ سے ایک لمبی جدائی کے بعد مل کر اپنے سارے دکھ درد کی داستان سنا رہا ہے یہ کیفیت جو صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی سب حاضرین محسوس کر رہے تھے جنرل گوون اب بتا رہے تھے کہ کس طرح انہوں نے باغیوں کے لیڈر اوجوکو شروع ہی میں بتا دیا تھا کہ اس کا "بیافرا" کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو گا۔ کس طرح اس نے اس کے باوجود یہ خطرناک کھیل کھیلا جس نے ہزاروں جانیں تلف کر دیں۔ لاکھوں کروڑوں کا مالی نقصان ہوا۔ ہزاروں ہزار لوگ گھروں سے بے گھر ہوئے۔ ہزاروں ہزار معصوم بچے بھوکے اور پیاسے رہ رہ کر اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ سارا ظلم صرف ایک شخص کی ہٹ دھرمی اور سستی شہرت کے حصول کی خاطر ہوا باوجود اس کے کہ غیر ملکی سرمایہ داروں اور مسیحی اداروں نے "بیافرا" کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہمارا ساتھ دیا اور ہمیں باغی دشمن پر عزت کے ساتھ فتح بخشی۔ انہی جذبات کی رو میں جنرل گوون نے بے اختیار حضور اقدس سے جو ان کے نزدیک ایک بزرگ باپ کی حیثیت رکھتے تھے۔ دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے اور وہ نازک دور جس سے ان کا ملک اس وقت گذر رہا ہے یعنی تعمیر نو کا دور اس میں ان کی مدد فرمائے۔

حضور نے اس عاجزانہ درخواست کو قبول کرتے ہوئے اسی وقت حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر دعا کی جس میں خود جنرل گوون بھی شامل ہوئے۔ حضور دیر تک زیر لب دعا فرماتے رہے۔ اس دعا کے بعد ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے جنرل گوون کے دل کا غبار کچھ ہلکا ہو چکا ہے اور پھر ہشاش بشاش نظر آنے لگے۔

جنرل گوون کا حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرنا معمولی بات نہ تھی وہ مذہباً عیسائی ہیں۔ ان کا والد ایک عیسائی پادری ہے۔ ایک عیسائی سربراہ مملکت کا ایک مسلمان مذہبی رہنما سے دعا کی درخواست کرنا بتاتا ہے کہ اس کے دل میں مسلمانوں کے لئے کتنی عزت ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس ملاقات سے صرف پانچ دن قبل مغربی افریقہ کا آرچ بشپ دی موسٹ ریورنڈ ایم۔ این سی۔ او۔ سکاٹ (C.B.E. ?) جنرل گوون سے ملنے کے لئے آیا۔ جنرل گوون نے اس سے دعا کرنے کا نام تک نہ لیا۔ بلکہ صاف کہا کہ عیسائی اداروں نے ہمیں بہت تکلیف پہنچائی ہے اور یہ کہ انہوں نے جنگ کو لمبا کرنے کے ہمارے لئے مشکلات و مصائب پیدا کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ ادھر جب آرچ بشپ نے دیکھا اسے دعا وغیرہ کے لئے تو کہا ہی نہیں گیا تو اس نے اپنی خفت کو چھپانے کے لئے خود ہی کہہ دیا کہ اچھا ہم دعا کریں گے یہ بڑا نمایاں فرق اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا آئینہ دار ہے۔

اس کے بعد حضور نے پاکستانی دستکاری کے چند نمونے جنرل گوون کو تحفۃً پیش کئے جنہیں انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ پاکستان کا ذکر آنے پر جنرل گوون نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کے ساتھ ان کے تعلقات بہت دوستانہ ہیں۔ اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے بھی اپنی جانب سے جنرل گوون کو اسی قسم کا تحفہ پیش کیا اور بتایا کہ آپ کو نائیجیریا میں دوسری بار آنے کا موقعہ ملا ہے۔

وقت زیادہ گذر چکا تھا۔ حضرت اقدس نے میزبان سے رخصت چاہی اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر جونہی جنرل گوون نے ہاتھ بڑھائے۔ حضور نے پدرانہ شفقت کے اظہار کے طور پر انہیں معانقہ کا شرف بخشا اور ان کی گردن پر بوسہ دیا

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ عرصہ ۲ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ ایکسرے سے معلوم ہوا کہ ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف ہے اب کمر پر پلستر کر دیا گیا ہے۔ جو تین ماہ تک لگا رہے گا اور دیگر دوائی بھی دی جا رہی ہیں۔ احباب جماعت نہایت درد دل سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد رشید دار الفضل (ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے لئے فوری طور پر ایک لیکچرار کی جو کم از کم سیکنڈ کلاس ایم۔اے انگریزی ہو کی ضرورت ہے۔ خواہشمند امیدوار اپنی درخواستیں ۲۶ ستمبر تک اپنی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ بنام پرنسپل بھجوا دیں۔ تنخواہ کا گریڈ حسب قواعد انجمن ۱۵۰-۲۰-۱۵-۲۶۵ علاوہ جمع ۲۰ فیصد الاؤنس ہوگا۔

(پرنسپل)

اعلان نکاح

مورخہ ۰ ماہ ستمبر ۱۹۷۰ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے میرے بچے شفیق احمد کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ شمیم فرحت بنت مکرم سراج الدین صاحب شادیوال ضلع گجرات بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے مبارک فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(میاں فضل الدین کھوکھر باب الابواب۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ ہمیر اہلیہ بعارضہ بخار بیمار ہیں اور بہت کمزور ہوگئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔ اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمادے۔ آمین۔

(ملک افتخار احمد کلاتھ ڈیپو انارکلی لاہور)

۲۔ خاکسار کی والدہ عرصہ سے ذیابیطس کے موذی مرض میں مبتلا ہے۔ اور اب مسلسل کھانسی اور بخار بھی آنے لگا ہے۔ کمزوری بڑھتی ہی جارہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(سلیم اختر حلقہ سلطانپورہ۔ لاہور)

۳۔ عزیزم محمد ارشاد ۲۳ر۸ر۷۰ کو گر جانے کی وجہ سے دماغ پر سخت چوٹ آئی ہے۔ کئی دن سے بیہوش اور جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا کرے۔ آمین

(محمد حسین ۹۲ر۵ ڈرگ روڈ کراچی)

۴۔ میرے بھتیجے محمد ابراہیم صاحب ناصر موضع کیسی ضلع سیالکوٹ کی لڑکی بشریٰ شدید بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت درازی عمر کے لئے دعا فرمادیں۔
نیز خاکسار کی دائیں آنکھ چند یوم سے خراب ہے۔ میری صحت کے لئے بھی احباب خاص طور پر دعا فرمادیں۔ کہ خداوند کریم مکمل صحت عطا فرمادے۔ تاکہ صحت یاب ہو کر سلسلہ کے امور کو احسن طریق سے سرانجام دے سکوں۔

(خاکسار حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال)

۵۔ خاکسار کو محکمانہ طور پر بعض مشکلات درپیش ہیں۔ دوست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔
مقبول احمد بھٹی۔ ربوہ

شفاخانہ رفیق حیات جہلم روڈ دیالکوٹ

— کا تیار کردہ —

سرمہ نور و نورانی کاجل

— و دیگر —

مجربات

افضل بک ڈپو ربوہ گولبازار ربوہ سے مل سکتے ہیں

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف چھ روپے

(منیجر)

ٹیوشن سنٹر کا اجراء

بلاک نمبر ۱ فیکٹری ایریا ربوہ میں زیر نگرانی ماسٹر سعد اللہ خان ایم اے میٹرک ایف اے اور بی اے کے طلباء کو گرمیوں کی پڑھائی کے علاوہ کورسز کا مختصر خلاصہ اور سوالات بھی لکھوائے جانے کا انتظام ہے۔ خواہشمند طلباء اس سنٹر سے رجوع فرمائیں۔

قاعدہ یسرنا القرآن

مصنفہ صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب مشہور و معروف و مقبول خاص و عام ہے اس کے ذریعہ سے چار برس کا بچہ چھ مہینے میں نہایت آسانی کے ساتھ قرآن شریف ختم کر لیتا ہے اور ہر ایک اعراب دار عربی تحریر کو پڑھ لیتا ہے اصلی قاعدہ "دین محمد اینڈ سنز آرٹ پرنٹرز" کا مطبوعہ ہے جبکہ جعلی قاعدہ "استقلال پریس" کا جعل سازوں کے دھوکہ میں نہ آئیں اور اصلی قاعدہ ہی خریدیں۔

منیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

دس سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں

ہم پرانی اور پیچیدہ امراض مردانہ و زنانہ اور بچگان کے علاج کا بفضلہ تعالیٰ دس سالہ تجربہ رکھتے ہیں تازہ ہمدردانہ مشورہ اور غریبانہ قیمت۔ تسلی بخش علاج کے لئے آج ہی تفصیلی علامات تحریر کر کے علاج کروائیں۔ خاکسار ہومیوپیتھک ڈاکٹر عبدالرحمن ماہر امراض مزمنہ آر۔ ایم۔ پی۔ مالک شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال۔ رحمت بازار — ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور

ہوالشافی

چالیس سال پرانی بواسیر غائب

"میں ۱۹۳۰ء سے بواسیر خونی میں مبتلا تھا۔ بہت علاج کیا مگر کوئی افاقہ نہ ہوتا تھا آخری اپریل ۱۹۶۹ء میں آپ کی PILESCURE کھانا شروع کی تو ایسا معلوم ہوا کہ مرض کبھی ہوا ہی نہ تھا مسّے اب بالکل غائب ہو چکے ہیں اور بفضل خدا بالکل آرام ہے خدا آپ کو جزائے خیر دیوے"

(اقتباس از چٹھی مکرم عبدالرؤف صاحب بی اے۔ ایس۔ اے۔ وی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ٹیپو اسلامیہ ہائی سکول)

"پائلز کیور" مکمل کورس چار کیپسولز ...۔ روپے ڈاک خرچ ۵۰/۱ ملتی جلتی نقلی دواؤں سے بچنے کے لئے "پائلز کیور" کا نام یاد رکھیں بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل سٹوروں سے دستیاب ہے

پیشکردہ:- کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

تقسیم کنندگان:- ڈاکٹر راجہ ہومیو راجہ اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

مرغی خانہ

کھونے کے لئے ہمارے وائٹ لیگھارن مرغی (جس کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے زائد ہے) کے چوزے خرید فرمائیں ریٹ۔

۱۔ یکروزہ چوزے درجن ۵۰/۱۲ روپے سینکڑہ
۲۔ یکروزہ پٹھیاں ۹۰/ر ۳۰۰ روپے سینکڑہ
۳۔ یکروزہ مرغے ۳۱/ روپے سینکڑہ

منیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

بائیوکیمک ڈاکٹری کورس

بذریعہ ڈاک سیکھ کر معقول آمد اور معزز پیشہ اختیار کریں۔ مدت کورس تین ماہ تعلیمی قابلیت مڈل یا اس کے برابر کامیاب ہونے پر ڈی۔ پی۔ ایم ڈپلومہ مہیا کیا جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس ۵۰/۱۲ روپے

ڈاکٹر ایس اے مجاہد ہومیو

ناظم مجاہد بائیوکیمک تعلیمی سنٹر حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت

جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے

ڈاکٹر شریف احمد پراچہ ڈنٹل انسٹیٹیوٹ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- **نورِ نظر** اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے ۲۵/- **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** فون نمبر ۳۸

تجاویز برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔ مجالس مقامی قائدین۔ قائدین اضلاع۔ قائدین علاقائی سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ دفتر مرکزیہ میں تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ نبوک دسمبر ۱۳۴۹ ہش ۱۹۷۰ء ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور کو

یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے

سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون ۵۲۶۲۳

ضرورت ہے

برائے برآمد پاکستان خام البرق سے ضروریات زندگی مصنوعات یا مصنوعات کے حصے بنانے والے تجربہ کار محنتی آدمیوں کی ضرورت ہے خط وکتابت مع تصدیق امیر صاحب جماعت احمدیہ مقامی فوری رابطہ قائم کریں۔

داؤد احمد شبقدر فورٹ۔ ضلع پشاور

ریڈیو اور لاؤڈ سپیکر

آسان قسطوں پر

محمود ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن کمپنی

۲۱ ہال روڈ لاہور

ہر قسم کا کاغذ اور گتہ

بازار سے رعائتی نرخوں پر خریدنے کیلئے

پیپر کارز گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۶۲۵۲۳

پر تشریف لادیں

ملک عبد اللطیف ستکوہی فون ۶۲۵۱۶ ہمراہ ملک محمد حنیف فون ۶۲۵۱۸

ضرورت ہے

طبیہ کالج ربوہ میں ایک باورچی اور ایک مددگار کارکن کی فوری ضرورت ہے۔ ہر دو کارکن محنتی اور تجربہ کار ہونے چاہئیں

تنخواہ حسب قواعد

خواہشمند امیدوار اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش سے درخواست بھجوائیں اگر ربوہ میں موجود ہوں تو فوراً ملیں۔

پرنسپل کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ

ربوہ

باموقع اراضی قابل فروخت

ضلع تھرپارکر سندھ میں دو فصلہ نہر پر واقع سانگھڑ کے قریب زرعی اراضی نزد ریلوے سٹیشن قابل فروخت ہے ساری زمین ایک ہی دائرہ کورس پر واقع ہے اردگرد احمدی زمیندار بھی ہیں۔ ایسے احمدی زمیندار احباب جو زمین خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں۔ چھوٹے پلاٹس میں بھی زمین فروخت کی جاسکتی ہے۔

غ۔ الف

معرفت دفتر الفضل۔ ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف -/۲ روپے

(مینیجر)

زکوٰۃ

کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ضرورت ہے

نوجوان، ذہین، محنتی اور چست سیلز مینوں کی جو پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں بطور Medical Representative کام کرسکیں، تنخواہ حسب قابلیت وتجربہ ان ٹرینڈ (Untrained) میٹرک پاس نوجوان بھی درخواست دے سکتے ہیں ــــ اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں سندات اور اپنے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ Rabwah

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/- روپے

فی تولہ -/۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

فون ۲۴۴۸

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ھمدرد نسواں حبوب اٹھرا مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس چھ صد گولی ۲۰/- بیس روپے خالص اور مکمل اجزاء سے تیار شدہ **دواخانہ خدمت خلق ربوہ**

غلبۂ اسلام کی عظیم الشّان مہم اور اس کا ایک خاص محاذ

"موجودہ دَور کا یہ تقاضا ہے کہ ہم مالی اور جانی میدان میں انتہائی قربانیاں پیش کریں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ تمام اقوامِ عالم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ایک وحدت میں منسلک کرنے کے لئے اس وقت جو عظیم مہم جاری ہے اس کا ایک محاذ مغربی افریقہ ہے جہاں پر خلافتِ حقّہ کے ذریعے آسمانی نشانات اور الٰہی تائید و نصرت کے بہت سے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔

اِس وقت غلبۂ اسلام کی مہم جس اہم اور نازک دَور میں سے گزر رہی ہے اس کا یہ تقاضا ہے کہ ہم مالی اور جانی میدان میں انتہائی قربانیاں پیش کریں تا کہ جو کامیابی ہمارے لئے مقدّر ہے اور جس کے آثار ہمیں اب نظر آ رہے ہیں اسے ہم بہت جلد اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکیں "۔

احبابِ جماعت جو ابھی تک نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں شمولیت سے محروم ہیں جلد حسبِ توفیق وعدہ اور نقد ادائیگی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ولادت

برادرم مکرم شیخ عبد العزیز صاحب صادق (بنگالی) شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال وارد دار الضیافت ربوہ کو خدا تعالیٰ نے ۱۰ ر اگست ۱۹۷۰ء بروز سوموار پہلی بچی عطا فرمائی ہے جس کا نام محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی) نے حلیمہ صادقہ تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ نومولودہ مکرم جناب شیخ صاحب علی صاحب مرحوم احمد نگر ضلع دیناج پور (مشرقی پاکستان) کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر امیر حسین صاحب اوتھالی ضلع کشٹیا (مشرقی پاکستان) کی نواسی ہے۔ احباب کرام و بزرگانِ سلسلہ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ خاص طور پر دعا فرماتے رہیں کہ خدا تعالیٰ عزیزہ اور اس کی والدہ صاحبہ کو خیر و عافیت سے رکھے۔ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین ثم آمین۔

راناعبد الکریم خاں شاہد کاٹھ گڑھی عفی عنہ

مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ (حال ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں احمدی خواتین کی طرف سے اپنے زیورات کی پیشکش

حسبِ ذیل احمدی بہنوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے لئے اپنے درجِ ذیل زیورات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے :-

۱۔ محترمہ حشمت بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسحٰق صاحب امیر ضلع میانوالی - رِنگ طلائی دو عدد

۲۔ " شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب چک $\frac{75}{T.D.A}$ ضلع مظفر گڑھ۔ انام طلائی ایک عدد

۳۔ " حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال $\frac{75}{T.D.A}$ تعویذ طلائی ایک عدد

فجزاھن اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ایک نیکی ــــــ دو فائدے

زکوٰۃ وہ مالی عبادت ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں بار بار کیا گیا ہے۔ جہاں کہیں نماز کا حکم ہوا ہے ساتھ ہی ادائیگی زکوٰۃ کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اس لئے تمام ذی ثروت احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے اموال کا محاسبہ کریں اور جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو بلا توقف مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ اس سے یتامیٰ و مساکین اور بیوگان کی امداد ہو جاتی ہے اور دوسرے یہ کہ جن اموال سے زکوٰۃ ادا کر دی جاتی ہے وہ بابرکت ہو جاتے ہیں جیسا کہ سورہ روم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ یعنی اور جو تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ دیتے ہو تو یاد رکھو کہ اس قسم کے لوگ خدا کے ہاں روپیہ بڑھا رہے ہیں۔

امراء کرام و صدرانِ جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ صاحبِ حیثیت احباب کو ادائیگی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلاتے رہیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج میں تھرڈ ایئر کلاس میں سرگودھا بورڈ کے ایف۔ اے / ایف۔ ایس سی کا نتیجہ نکلنے کے دس دن بعد یعنی ۲۲ ر ستمبر سے شروع ہو جائے گا جو دس دن تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر جو دفتر کالج سے مل سکتا ہے مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ اور تین عدد فوٹو کے انٹرویو کے موقع پر ہمراہ لاویں۔ کالج میں آرٹس اور سائنس کے مضامین کی تعلیم کا عمدہ انتظام ہے۔ ہوسٹل میں رہائش رکھنے والے طلباء کے لئے رہائش کا تسلی بخش بند و بست ہے۔ کالج کی فضا بفضلہٖ تعالیٰ فرقہ پرستی اور سیاسی سرگرمیوں سے بالکل پاک ہے۔ تمام طلباء کے ساتھ یکساں سلوک کیا جاتا ہے۔ بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے شائقین زیادہ سے زیادہ طلباء کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کروائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

ضروری اعلان برائے سٹاف و طالبات

پنجاب یونیورسٹی لاہور کے سرکلر کے مطابق جامعہ نصرت برائے خواتین موسمی تعطیلات کے بعد مورخہ ۵ ر اکتوبر ۷۰ء کو صبح ساڑھے سات بجے کھلے گا، انشاء اللہ

بورڈرز کو چاہیئے کہ وہ ۴ ر اکتوبر کی شام کو ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۴